جہری نماز جنازہ ایک جائزہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف:

أبو عائش جلال الدین بہرو الجابناروی المدنی

(٢٩/٠٥/٢٠٢٤)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسااوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

[يأأيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون]. سورة آل عمران: آیت(۱۰۲).

[يأأيها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذى تساءلون به والأرحام إن الله كان عليكم رقيبا]. سورة النساء: آیت (۱).

[يأأيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا. يصلح لكم أعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما] .سورة الأحزاب: آیت (۷۱،۷۰).

أما بعد: فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار". صحیح مسلم، حدیث نمبر (۸۷۶)، سنن نسائي، حدیث نمبر (۱۵۷۸). وبعد:

ہر مسلمان کو اپنی تمام تر عبادات بشمول فرائض اور سنن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے طریقے کے مطابق انجام دینا چاہیے، تاکہ عبادات کو قبولیت کا شرف حاصل ہو. اور ایسے نت نئے طریقوں سے حد درجہ اجتناب اور پرہیز کرنا چاہیے، جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ نہ ہوں، اور جو ثابت شدہ ہوں اُن سے انحراف کرنا کسی مسلمان کے شایان نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم کو دین کے تمام امور میں تمام باتیں وضاحت اور تفصیل سے سکھاتے تھے.

ہر عمل اوراس کے طریقے کے بیان میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑتے تھے. ان ہی امور میں سے نماز جنازہ کے مسائل بھی ایک اہمیت کے حامل ہیں، کہ نمازجنازہ رسول اللہ ﷺ سے سری پڑھنا ثابت ہے یا جہری؟ یا سری اور جہری دونوں طریقے درست ہیں؟

مندرجہ ذیل سطور میں جہری نماز جنازہ کے متعلق ہی گفتگو ہوگی کہ نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ کیونکہ بعض لوگ دعوی یہ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنا کسی حدیث سے ثابت ہی نہیں ہے، اور بعض تو بلند آواز سے نماز جنازہ پڑھنے کے قائل ہی نہیں ہیں، تو آئے آج ہم زیادہ تر بات نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنے کے متعلق کریں، تاکہ ان لوگوں کے علم میں اضافہ ہو جو نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنے کے قائل نہیں ہیں، اور دعوی یہ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے. اور اسی طرح نماز جنازہ کا طریقہ بیان کرنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے، اسلئے آخر میں نماز جنازہ کا مختصر طریقہ بھی ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ راقم کو ان کلمات کا یہاں پر جمع کرنا خالص اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے، اور اسے واضح وآسان بنائے، اور اس کے ذریعہ اپنے مومن بندوں کو نفع پہنچائے۔آمین.

وکتبہ:

ابوعائش جلال الدین بهرو الجابناروی المدنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز دین اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، اس کی اہمیت جاننے کے لئے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اگر کوئی عمدا قصدا نماز (مطلق نماز) چھوڑ دے تو وہ کفر مخرج من الملۃ میں داخل ہوجاتا ہے، جبکہ اسکے مقابل زکات، روزہ، اور حج اگر کوئی عمدا قصد چھوڑ دے اور اسکا انکار نہ کرنے والا ہو، تو وہ کفر کا مرتکب ہوگا لیکن مخرج من الملۃ نہیں ہوگا۔

نماز کی اقسام میں سے ایک قسم وہ نماز ہے جسکو فرض کفایہ کے نام سے جانا جاتا ہے، اور اسکی مثال نماز جنازہ ہے، نماز جنازہ کے مسائل بھی ایک اہمیت کے حامل ہیں، کیونکہ انکا تعلق فرض کفایہ سے ہے، تو آئے اب ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ نمازجنازہ رسول اللہ ﷺ سے سری پڑھنا ثابت ہے یا جہری؟ یا سری اور جہری دونوں طرح سے ثابت ہے؟

نماز جنازہ میں قرات سری اور جہری دونوں طرح سے کرنا جائز ودرست ہے، اور سری نماز جنازہ پڑھنے پر اکثر کا اتفاق ہے، اسمیں اسطرح کا اختلاف نظر نہیں آتا ہے جس طرح جہری نماز جنازہ پڑھنے پر آتا ہے، اسلئے سری نماز جنازہ کے متعلق اشارہ ہی کافی ہے، مندرجہ ذیل سطور میں جہری نماز جنازہ کے متعلق ہی گفتگو ہوگی کہ نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ جیساکہ بعض لوگ بلند آواز سے نماز جنازہ پڑھنے کے قائل ہی نہیں ہیں، اور دعوی یہ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ باآواز بلند پڑھنا کسی حدیث سے ثابت ہی نہیں ہے. تو آئے ہم اس دعوے کی حقیقت کو دلائل کی روشنی میں تحقیقی بصیرت سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ دعوی کس حدتک صحیح اور درست ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہری نماز جنازہ کے متعلق دلائل کا ایک خلاصہ:

دلیل نمبرا: حدیث عوف بن مالک:

عن عوف بن مالك، يقول: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة، فحفظت من دعائه وهو يقول: "اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه، وأكرم نزله، ووسع مدخله، واغسله بالماء والثلج والبرد، ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس، وأبدله دارا خيرا من داره، وأهلا خيرا من أهله وزوجا خيرا من زوجه، وأدخله الجنة وأعذه من عذاب القبر - أو من عذاب النار –" قال: "حتى تمنيت أن أكون أنا ذلك الميت ".

حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے دوران دعا پڑھتے ہوئے یہ دعا یاد کرلی۔ اے اللہ! بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف کردے اور اسے عافیت دے۔ اور اس کی مہمان نوازی فرما اور اسے وسیع ٹھکانہ عطا فرما، اور اسے گناہوں سے پانی کی مختلف شکلوں (الماء، الثلج، البرد وغیرہ) سے دھو دے، اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتاہے۔ اسے آخرت میں ایسا گھر نصیب فرما جو دنیا کے گھر سے بہتر ہو، اسے دنیا سے بہتر اہل خانہ عطا فرما اور دنیا سے بہتر جوڑا عطاکر. اسے قبر اور جہنم کے عذاب سے بچا. حضرت عوف کہتے ہیں کہ کہ یہ پیاری دعائیں سن کرمجھے رشک آیا کہ کاش آج میں اس کی میت کی جگہ ہوتا اور مجھ پر حضورﷺ یہ دعائیں پڑھتے. اس حدیث کو امام مسلم نے (الصحیح) میں حدیث نمبر (٨٥- ٩٦٣/ ٨٦- ٩٦٣)، تین طرق سے ذکر کیا ہے. اور ترمذی نے (جامع الترمذی) میں حدیث نمبر (١٠٢٥)، نسائی نے (السنن) میں حدیث نمبر (٦٢، ١٩٨٣، ١٩٨٤)، ابن ماجہ نے (السنن) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر (۱۵۰۰)، اور احمد نے (المسند) میں حدیث نمبر (۲۳۹۷۵، ۲٤۰۰) روایت کیا ہے۔ اور اسکے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی حدیث مذکور ہے۔

امام نووی (شرح النووی) (۳۰/۷) میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنازہ میں دعا بلند آواز سے کرنی چاہیئے۔ اورہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر نماز جنازہ دن میں پڑھا جائے تو سری پڑھا جائے اور اگر رات میں پڑھا جائے تو اس میں دو وجہیں ہیں: ایک یہ کہ جس پر جمہور ہیں اور یہی صحیح ہیں کہ سری پڑھا جائے اور دوسری یہ کہ جہری پڑھا جائے۔ امام مالک اور ایک بات بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ جنازہ میں دعا بغیر کسی اختلاف کے سری پڑھا جائے۔ امام نووی عوف بن مالک کی حدیث کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ عوف بن مالک نے یہ دعا نماز کے بعد یاد کی تھی۔

عبید اللہ مبارکپوری (تحفۃ الأحوذي) (٤/۹۲) میں فرماتے ہیں کہ امام نووی رحمہ اللہ کی یہ تاویل صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ صحیح مسلم کی ہی دوسری روایت جس میں: "سمعت"، کا لفظ آیا ہے کے خلاف ہے، کہ عوف بن مالک فرماتے ہیں میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اور امام شوکانی رحمہ اللہ (نیل الأوطار) (٤/۷۹)، میں فرماتے ہیں: "قوله سمعت النبي صلى الله عليه وسلم كذا قوله فحفظت من دعائه"، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نماز جنازہ میں دعا بلند آواز سے کرنا چاہیئے اور یہ بات اس جماعت کے قول کے خلاف ہے جو کہتے ہیں کہ جنازہ میں دعا کرنا سری ہی مستحب ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کرنا تعلیم دینے کے لئے تھا، امام شوکانی فرماتے ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ جنازہ کی دعا میں جہر اور سری دونوں جائز ہے۔

اور محمد شرف الحق العظیم الآبادی (عون المعبود) (۸/۳۴۷، ۳۴۸) میں حدیث عوف بن مالک جس میں "سمعت" کا لفظ ہے کی شرح میں فرماتے ہیں اور ایک روایت میں: "فحفظت من دعائہ" ہے یہ ساری روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں دعا بلند آواز سے پڑھی ہے۔ اور نسائی میں میں ابن عباس والی حدیث میں ہے کہ ابن عباس نے ایک جنازہ پر نماز میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں بھی پیچھے سنائی دیا، جب نماز سے فارغ ہوئے، میں نے انکا ہاتھ پکڑ کرپوچھا؟ فرمایا یہ سنت اور درست ہے۔

اورعبید اللہ المبارکپوری (مرعاۃ المفاتیح) (۵/۳۸۲) میں فرماتے ہیں حدیث عوف بن مالک نمازجنازہ میں دعا کے بلند آواز سے پڑھنے پر دلالت کرتی ہے۔ ظاہر تو یہی ہے کہ عوف بن مالک نے مذکورہ دعا تب ہی یاد کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنازہ میں بلند آواز سے پڑھا۔

اور فیصل بن عبد العزیز النجدی (تطریز ریاض الصالحین) (ص۵۵۰) میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں میت کے لئے بلند آواز سے دعا کرنے کا جواز موجود ہے گرچہ اسکے آس پاس والے بھی سن لیں۔

دلیل نمبر۲: حدیث واثلہ بن الأسقع:

وعن واثلة بن الأسقع، قال: صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين، فسمعته يقول: "اللهم إن فلان بن فلان في ذمتك،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقه فتنة القبر - قال عبد الرحمن: من ذمتك وحبل جوارك، فقه من فتنة القبر - وعذاب النار، وأنت أهل الوفاء والحمد، اللهم فاغفر له وارحمه إنك أنت الغفور الرحيم ."

حضرت واثلہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے: اے اللہ! اب فلاں ولد فلاں تیرے سپرد اور تیرے پڑوس میں آچکا ہے۔ پس اسے قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ اور تو وعدے پورے کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے. اس حدیث کو ابو داود نے (السنن) میں حدیث نمبر (۳۲۰۲) میں، ابن ماجہ نے (السنن) میں حدیث نمبر (۱۴۹۹) میں، احمد نے (المسند) میں حدیث نمبر (۱۶۰۱۸) میں، ابن حبان نے (الصحیح) میں حدیث نمبر (۳۰۷٤) میں، طبرانی نے (الدعاء) میں حدیث نمبر (۱۱۸۹)، اور (مسند الشامیین) میں حدیث نمبر (۲۱۹٤) میں، بیہقی نے (الدعوات الکبیر) میں حدیث نمبر (٦۳۱) روایت کیا ہے. اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

محمد شرف الحق العظیم الآبادی (عون المعبود) (۸/۳٤۷، ۳٤۸) میں فرماتے ہیں: "قولہ فسمعتہ یقول"، اوراسی طرح ایک روایت میں: "فحفظت من دعائہ"، کے الفاظ ہیں یہ ساری روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں دعا بلند آواز سے پڑھی ہے.

عبید اللہ المبارکپوری (مرعاۃ المفاتیح) (۵/۳۸۲) میں فرماتے ہیں: حدیث واثلہ بن الأسقع نماز جنازہ کا بلند آواز سے پڑھنے پر صریح حدیث ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر۳ حدیث طلحہ بن عبد اللہ بن عوف :

وعن طلحة بن عبد الله بن عوف، قال: صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب قال: "ليعلموا أنها سنة ."

طلحہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ یہ جان لیا جائے کہ ایسا کرنا سنت ہے. اس حدیث کو امام بخاری نے (الصحیح) میں حدیث نمبر (۱۳۳۵)، أبو داود نے (السنن) میں حدیث نمبر (۳۱۹۸) میں، ترمذی نے (جامع الترمذی) میں حدیث نمبر (۱۰۲۷) میں، اور نسائی نے (السنن) میں (۱۹۸۸) روایت کیا ہے.

ایک روایت میں "---وجھر حتی أسمعنا، فلما فرغ أخذت بیده، فسألتہ فقال: "سنۃ وحق"، کے الفاظ ہیں کہ جہر کیا یہاں تک کہ ہمیں سنائی دیا، پس جب نماز سے فارغ ہوئے، میں نے انکا ہاتھ پکڑا اور اس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا یہ سنت اور درست ہے. اس حدیث کو نسائی نے (السنن) میں حدیث نمبر (۱۹۸۷) میں، ابو یعلی نے (المسند) میں حدیث نمبر (۲۶۶۱) میں، ابن الجارود نے (المنتقی) میں حدیث نمبر (۵۳۶، ۵۳۷) روایت کیا ہے. اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

امام ترمذی حدیث ابن عباس ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے، بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دوسرے اہل علم کا اس پر عمل رہا ہے.

حافظ ابن حجر (فتح الباری) (۳/۲۰۴) میں ابن عباس والی روایت کی شرح میں فرماتے ہیں اس کو امام نسائی نے ابن عباس والی روایت إبراہیم بن سعد عن أبیہ کے طریق سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ "ابن عباس نے ایک جنازہ پر نماز میں سورہ فاتحہ اور ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں بھی پیچھے سنائی دیا، جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے انکا ہاتھ پکڑ کرپوچھا؟ فرمایا یہ سنت اور درست ہے''.

اسکے بعد ابن حجر امام حاکم کا طریق ذکر کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن عباس نے ایک جنازہ پر الحمد للہ سورت بلند آواز سے پڑھی اور فرمایا میں نے بلند آواز سے اس لئے پڑھا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ایسا کرنا سنت ہے. حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ صحابی کا یہ کہنا کہ یہ سنت ہے یہ حدیث مسند کہلاتا ہے اور اس کے مسند ہونے پر اجماع ہے.

اور آگے فرماتے ہیں کہ امام طحاوی کا یہ استدلال کرنا کہ شاید سورہ فاتحہ کا پڑھنا دعا کے طور پر تھا نہ کہ تلاوت کے طور پر، اور اسی طرح صحابی کا قول: ''قوله أنها سنة'' اس میں یہ احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ دعا کرنا سنت ہے. امام طحاوی کے کلام پر تعقب کرنا کسی پر مخفی نہیں ہے اور امام طحاوی کا یہ استدلال تکلف اور تشدد کا مضمون ہے.

اورعبید اللہ المبارکپوری (مرعاۃ المفاتیح) (۵/۳۸۲) میں فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس سے نماز جنازہ میں قرات بلند آواز سے کرنے پر استدلال کیا گیا، اسلئے کہ وہ جہر پر دلالت کرتی ہے یہاں تک کہ جو انکے ساتھ صف میں تھے انہوں نے بھی سنا، اور اس سے صریح روایت نسائی کی روایت ہے جس میں ہے کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو ابن عباس نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی یہاں تک کہ ہمیں بھی پیچھے سنائی دیا، اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے انکا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو فرمایا یہ سنت اور درست ہے. مبارکپوری فرماتے ہیں کہ اور ایک روایت میں ہے کہ راوی کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، تو میں ابن عباس کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہو سنا...الخ.

اوراسی طرح حدیث عوف بن مالک بھی نمازجنازہ میں دعا کے بلند آواز سے پڑھنے پر دلالت کرتی ہے. ظاہر تو یہی ہے کہ عوف بن مالک نے مذکورہ دعا تب ہی یاد کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنازہ میں بلند آواز سے پڑھا، اور اس سے صریح حدیث واثلہ ہے. اورعلماء نے اس میں اختلاف کیا بعض اس بات کی طرف گئے کہ جنازہ میں قرات اور دعا میں جہر مستحب ہے، مذکورہ روایات سے استدلال کیا. اور جمہوراس کی طرف گئے کہ جہر مستحب نہیں ہے آہستہ مستحب ہے. مبارکپوری فرماتے ہیں کہ ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں قرات اور دعا آہستہ سے ہی پڑھا جائے گا. انتہی.

راقم کہتا ہے کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کا یہ قول ان احادیث کے خلاف ہیں جن مین بلند آواز سے پڑھنے کا ذکر ہے.

محمد شرف الحق العظیم الآبادی (عون المعبود) (۳۴۷/۸، ۳۴۸) میں فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں دعا بلند آواز اور آہستہ سے پڑھنا دونوں جائز ہیں اور دوونوں طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہں اور یہی حق ہے. واللہ اعلم.

اب ان تینوں حدیثوں پر غور کیجئے:

پہلی حدیث مین صحابی عوف بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ دعائیں پڑھتے ہوئے سنا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے بلند آواز سے یہ دعائیں پڑھی تھیں کیونکہ اگر آپ ﷺ آہستہ پڑھتے تو پھر یہ نہ کہا جاتا کہ مین نے آپ کو سنا، بلکہ صحیح مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی روایت میں اس لفظ سے اور زیادہ وضاحت ہوجاتی ہے کہ: "فحفظت من دعائہ" پس میں نے حضورﷺ سے سن کر یہ دعا یاد بھی کرلی. اب صاف ظاہر ہے کہ آپﷺ نے باآواز بلند دعا کی تھی کہ صحابی نے نہ صرف سنی بلکہ سن کر یاد بھی کرلی۔

اور پھر آخر میں عوف بن مالکؓ نے جو یہ کہا کہ کاش آج میری میت حضورﷺ کے سامنے ہوتی اور اس پر یہ دعائیں پڑھی جاتیں.

اس کے بعد تو کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتا کہ آپ ﷺ نے بلند آواز سے دعائیں نہ پڑھی ہوں.

دوسری حدیث میں بھی حضرت واثلہؓ نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ مُں نے جب حضورﷺ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ اس سے بھی جہری قرات ثابت ہوتی ہے.

تیسری حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ہے جس میں انہوں نے ایک جنازے پر بلند آواز سے سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور بعد میں اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ سنت اور صحیح ہے۔ ابن عباسؓ کی اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

ایک یہ کہ جنازے میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور دوسرے اس کا اونچی آواز سے پڑھنا بھی ثابت ہوا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں وہ دلائل جو بلند آواز سے نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں دیئے جاسکتے ہیں.

اب رہا بلند آواز سے نہ ماننے والوں کا کہنا کہ باآواز بلند نمازجنازہ پڑھنے کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے تو یہ ان کا علم حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے ۔

یہ حدیثیں کتب ستہ کہ کتابوں میں مختلف الفاظ سے روایت کی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں یہ حدیثیں ان لوگوں کو آسانی سے مل سکتی ہیں جو نمازجنازہ باآواز بلند پڑھنے کے قائل نہیں ہیں.

ضروری وضاحت: یہاں چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے:

اول یہ کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کا باآواز بلند پڑھنا اگر تعلیم دینا مقصود تھا تو پھر امام کی آوازجنازہ میں شریک تمام لوگوں تک پہنچنا ضروری ہے. اور ایسا کوئی بھی کہہ نہیں سکتا ہے کہ آواز سب تک پہنچتی تھی؟ اور اگر یہ کہا جائے کہ باآواز بلند پڑھنا سنت ہے تو پھر امام کی آواز جنازہ میں شریک تمام لوگوں تک پہنچنا ضروری نہیں ہے.

دوسری یہ کہ صحابہ کرامؓ کو یہ دعائیں نہیں آتی تھیں اورحضورﷺ ان کو تعلیم دینے کے لئے بلند آواز سے پڑھتے تھے.

تیسری یہ کہ صرف جنازہ میں ایک دو بار سن کر ہر آدمی یاد بھی نہیں کرسکتا، بعض صحابہؓ نے جیسے حضرت عوف کا ذکر آیا ہے یاد بھی کیں مگر ہر شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ جنازہ کے دوران کوئی چیز حفظ بھی کرلے بلکہ صحابہ کرامؓ دوسرے فارغ اوقات میں دین کی باتیں حضورﷺ سے سیکھتے اور یاد کرتے تھے اور اگر بالفرض یہ بات تسلیم بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرلی جائے کہ حضورﷺ نے صحابہ کرامؓ کو سکھلانے کے لئے اونچی آواز سے پڑھتے تھے تو پھر آج یہ ضرورت کئی گنا زیادہ ہے. آج مسلمانوں کی اکثریت کو نہ صرف یہ کہ نماز جنازے کی دعائیں نہیں آتیں بلکہ وہ جنازہ کے طریقے سے سرے سے ہی واقف نہیں ہوتے ہیں، ایسی صورت میں تو اونچی آواز سے پڑھنا اور بھی زیادہ ضروری ہے اور مفید ہے تا کہ جن لوگوں کو نہیں آتا ہو سیکھ بھی لیں اور خاموش رہنے کی بجائے آمین کہہ کرامام کے ساتھ دعا میں شریک بھی ہوجائیں۔

دوم: یہ کہ کوئی جھگڑے یا اختلاف کا مسئلہ نہیں کہ جہر نہ ماننے والے حدیث سے ثبوت پیش کرنے کا چیلنج دے دیں (جبکہ احادیث موجود ہیں اور ان کے علم میں نہیں) بلکہ ہمارے نزدیک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ آہستہ بھی اور بلند آواز سے بھی کیونکہ حضورﷺ سے سری (آہستہ) پڑھنے کی روایات بھی نقل کی گئی ہیں. لیکن موجودہ دور میں ہم اونچی آواز سے پڑھنا اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو جنازہ کی دعائیں نہیں آتیں اور اونچا پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ وہ دعاؤں میں شریک ہوجاتے ہیں بلکہ اس طریقے سے دعائیں یاد کرنے کا ذوق بھی ان میں پیدا ہوسکتا ہے۔ بہر حال دونوں طرح جائز ہے جیسے شارحین حدیث امام ترمذی، امام نووي، حافظ ابن حجر، امام شوکانی، فیصل النجدی، عظیم آبادی اور مبارکپوری رحمہم اللہ فرماتے ہیں. اس لئے اس مسئلے پر لڑائی جھگڑے یا اصرار کی چنداں ضرورت نہیں ہے.

اور اسی پر بس نہیں کرتے ہیں آئے ہم آپکو صحابہ کرام کے آثار واقوال سے بھی ثابت کرتے ہیں کہ ان سے بھی نماز جنازہ باآواز پڑھنا ثابت ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1_ عن طلحة بن عبد الله بن عوف أخي عبد الرحمن بن عوف قال: "صليت خلف ابن عباس على جنازة، فقرأ بفاتحة الكتاب وسورة، فجهر حتى أسمعنا، فلما انصرف أخذت بيده فسألته عن ذلك؟ فقال: "سنةٌ وحقٌ ."

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک جنازے میں نماز پڑھی، آپ نے سورہ فاتحہ اورایک سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں سنائی دیا، پس جب نماز سے فارغ ہوئے، میں نے انکا ہاتھ پکڑا اور اس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا: یہ سنت اور درست ہے. اس کو نسائی نے (السنن) (١٩٨٧) میں، ابو یعلی نے (المسند) (٢٦٦١) میں، ابن الجارود نے (المنتقی) (٥٣٦، ٥٣٧) میں روایت کیا ہے. اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

2_ وعن زيد بن طلحة التيمي قال: سمعت ابن عباس قرأ على جنازة فاتحة الكتاب وسورة وجهر بالقراءة، وقال: "إنما جهرتُ لأعلّمكم أنها سنةٌ".

زید بن طلحہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک جنازہ میں بلند آواز سے سورت فاتحہ اورایک سورت پڑھتے ہوئے سنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس لئے بلند آواز سے قرات کی ہے تا کہ تمہیں سنت طریقہ بتلاؤں. اس کو ابن الجارود نے (المنتقی) (٥٣٦) میں روایت کیا ہے، اور اسکی سند صحیح ہے.

3_ وعن سعيد بن أبي سعيد قال: سمعت ابنُ عباس يجهر بفاتحة الكتاب في الجنازة ويقول: "إنما فعلتُ لتعلموا أنها سنةٌ".

سعید بن ابي سعید فرماتے ہیں میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک جنازے میں بلند آواز سے سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: میں نے اس لئے بلند آواز سے پڑھا تا کہ تمہیں معلوم ہوجائے ایسا کرنا سنت ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو طبرانی نے (المعجم الکبیر) (۱۰۸۲۳)، اور (المعجم الأوسط) (۵۹۱۰) میں، اور حاکم نے (المستدرک) (۱۳۲۳) میں روایت کیا ہے، اور اسکی سند صحیح ہے. اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ صحیح مسلم کی شرط پر ہے.

4_ وعن شرحبيل بن سعد، قال: حضرت عبد الله بن عباس صلى بنا على جنازة بالأبواء وكبر، ثم قرأ بأم القرآن رافعا صوته بها، ثم صلى على النبي صلى الله عليه وسلم، ثم قال: "اللهم عبدك، وابن عبدك،...".

شرحبیل بن سعد فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس نے ہمیں ابواء کے مقام پر ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اور تکبیر کہی، پھر سورہ فاتحہ بلند آواز سے پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ پر درود پڑھا، پھر دعا پڑھی، "اللھم عبدک وابن عبدک... الخ"، آخر میں عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ میں نے بلند آواز سے اس لئے پڑھا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے یہ سنت ہے.

اس کو حاکم نے (المستدرک) (۱۳۲۹) میں روایت کیا ہے. اور اسکی سند ضعیف ہے لیکن بطور شاہد پیش کرسکتے ہیں، جیساکہ امام حاکم حدیث ذکرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ شیخین نے شرحبیل بن سعد سے روایت نہیں لی ہے اور وہ اہل مدینہ کے تابعین میں سے ہیں، میں نے بطور شاہد کے ذکر کیا کیونکہ پہلی احادیث مختصر اور مجمل ہیں اور یہ حدیث مفسر ہے.

5_ وعن عبيد بن السباق، قال: صلى بنا سهل بن حنيف على جنازة فلما كبرالتكبيرة الأولى قرأ بأم القرآن حتى أسمع من خلفه، قال: ثم تابع تكبيره حتى إذا بقيت تكبيرة واحدة تشهد تشهد الصلاة ثم كبر وانصرف".

عبید بن السباق فرماتے ہیں کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک جنازہ پر نماز جنازہ پڑھائی، جب پہلی تکبیر کہی تو ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ پڑھی یہاں تک ہمیں پیچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنائی دیا، پھر تکبیر کہتے رہے یہاں تک کی جنازہ کی ایک تکبیر باقی رہ گئی، جنازہ کی دعا پڑھی، پھر تکبیر کہی اور لوٹ گئے.

اس کو دارقطنی نے (السنن) (١٨٢٦) میں، بیہقی نے (السنن الکبری) (٦٩٦١) میں، ابن ابی شیبہ نے (المصنف) (١١٣٩٢، ١١٣٩٩) میں روایت کیا ہے. اور اسکی سند صحیح ہے.

6_ وعن محمد بن عمرو بن عطاء: أن المسور بن مخرمة صلى على الجنازة فقرأ في التكبيرة الأولى فاتحة الكتاب وسورة قصيرة، رفع بهما صوته،...".

عطاء بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ المسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ایک جنازہ پر نماز پڑھائی، پہلی تکبیر میں سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت پڑھی اور اپنی آواز کو بلند کیا، نماز سے جب فارغ ہوئے فرمایا: میں نے اسلئے بلند آواز سے پڑھاتاکہ تمہیں بتاؤں کہ اس میں قرات کرنا بھی ہے. اسکو ابن حزم نے (المحلی) (٣/٣٥٢) میں روایت کیا ہے. اور اسکی سند صحیح ہے.

حاصل کلام: یہ تھے وہ دلائل جو نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنے کے متعلق ہیں جن میں مرفوع حدیثیں بھی ہیں اور آثار صحابہ بھی ہیں، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ عمل (بلند آواز سے پڑھنا) چار تابعی روایت کرتے ہیں.

الغرض کہ نماز جنازہ میں سری اور جہری قرات کرنا دونوں طرح درست ہے.لیکن بلند آواز سے پڑھنے کا اس لئے اہتمام کیا جاتا ہے، تاکہ جن لوگوں کو دعائیں نہیں آتی ہیں وہ بھی دعا میں شریک ہو جائیں.اس کے بوجود اگر کوئی کہے کہ نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں ہے تو یہ حدیث سے عدم واقفیت یا تعصب کی دلیل ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ کا مختصر طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

عبادت کا ایک اہم فریضہ سمجھ کر پاک وصاف ہوکر سب سے پہلے صفیں (طاق صفیں ہوں تو بہتر ہیں اگر نہیں تو اس میں وسعت ہے، امام کو صف تصور نہ کریں) درست کرکے امام کی اقتداء میں رہ کر میت اگر مرد یا بچہ ہو تو امام میت کے سر کے سامنے کھڑا ہوجائے، اور اگر میت عورت یا بچی ہو تو امام میت کے درمیاں میں کھڑا ہو جائے۔(صحیح بخاری ۱۳۳۱)۔ (صحیح مسلم ۹٦٤)۔ (ابو داؤد ۳۱٤۱)۔ (مسند احمد ۱۲۷۰)۔

۱- پھر قبلہ رخ ہوکر پہلی تکبیر (اللہ اکبر) کہے، اللہ اکبر کہہ کر تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں:

(ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ ۝ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝ مَـٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ۝ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ۝ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ)۔ آمین. (صحیح بخاری ۷۱٤، ۱۲٤۹)۔ (صحیح مسلم ۵۹۵).

۲- اسکے بعد دوسری تکبیر (اللہ اکبر) پڑھ کر درود ابراہیم پڑھیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ علَى مُحَمَّدٍ وعلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كما صَلَّيْتَ علَى إبْرَاهِيمَ وعلَى آلِ إبْرَاهِيمَ؛ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ علَى مُحَمَّدٍ وعلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كما بَارَكْتَ علَى إبْرَاهِيمَ وعلَى آلِ إبْرَاهِيمَ؛ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (صحیح بخآری ۳۳۷۰).

۳- اسکے بعد تیسری تکبیر (اللہ اکبر) پڑھ کر خالص دعائیں پڑھیں:

1- اللهمَّ اغفرْ لحيِّنا وميتِنا وشاهدِنا وغائبِنا، وصغيرِنا وكبيرِنا، وذكرِنا وأنثانا، اللهمَّ من أحييتَه منا فأحيِه على الإسلامِ ومن توفَّيتَه منا فتوفَّهُ على

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الإيمان، اللهمَّ لا تحرمنا أجرَه ولا تضلَّنا بعده". (ابو داؤد ۳۲۰۱). (ترمذی ۱۰۲۵). (نسائی ۱۰۹۲۰). (ابن ماجہ ۱۴۹۸). (مسند احمد ۸۸۰۹).

یہ دعا بھی ساتھ میں پڑھیں:

2- اللَّهمَّ اغفرْ لَهُ وارحمهُ، وعافِهِ واعفُ عنهُ، وأكْرِم نُزُلَهُ، ووسِّع مُدَخلَهُ، واغسلْهُ بالماءِ والثَّلجِ والبَرَدِ، ونقِّهِ منَ الخطايا كما نقَّيتَ الثَّوبَ الأبيضَ منَ الدَّنسِ، وأبدِلهُ دارًا خَيرًا مِن دارِهِ، وأهلًا خَيرًا مِن أهلِهِ، وزَوجًا خَيرًا مِن زَوجِهِ، وأدخِلهُ الجنَّةَ ونجِّهِ منَ النَّارِ". (صحيح مسلم ٩٦٣).

اسکے علاوہ بھی اگر کوئی ماثور دعا یاد ہو وہ بھی پڑھیں۔

٤- اسکے بعد چوتھی تکبیر (اللہ اکبر) پڑھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔ ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفاء کرنا بھی درست ہے۔

یاد رہے اگر میت عورت ہو تو اسکے لئے مونث کا صیغہ استعمال کریں۔

اسی طرح اگر میت بچہ یا بچی ہو تو پھر تیسری تکبیر (اللہ اکبر) پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطاً وَذُخْراً لِوَالِدَيْهِ، وَشَفِيعاً مُجَاباً، اللَّهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِينَهُمَا، وَأَعْظِمْ بِهِ أُجورَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ، وَاجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيمِ" (مسند احمد ۱۷۷۰۹)۔ (عبد الرزاق ٦٥٨٨). پڑھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔

اس دعا میں بھی اگر میت بچی ہو تو اسکے لئے مونث کا صیغہ استعمال کریں۔

اور اگر کسی کو بچے، بچی کے لئے پڑھنی والی دعا یاد نہ ہو تو وہ (اللهمَّ اغفرْ لحيِّنا وميتِنا وشاهدِنا وغائبِنا، وصغيرِنا وكبيرِنا--- یہ معروف دعا آخر تک پڑھ کر سلام پھیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں۔ اس میں بھی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں (وصغیرنا وکبیرنا) کا تذکرہ بھی ہے۔

نوٹ:

۱- مقتدی بھی وہی کچھ پڑھے جو امام پڑھے، خاموش نہ رہے۔اور اگر امام نماز جنازہ جہری پڑھے تو مقتدی امام کی اقتداء میں رہ کر وہ سب کچھ سری پڑھے جو امام جہرا پڑھے، کیونکہ نماز جنازہ میں افعال میں مستحب نام کی کوئی ایسی چیز ہے ہی نہیں جسے مستحب کہا جائے، افعال میں یا تو واجبات ہیں یا واجبات بمعنی ارکان کے ہیں، اسلئے مقتدی وہ سب کچھ پڑھے جو امام پڑھے۔ ہاں حرکات میں وسعت ہے مثال کے طور پر پہلی تکبیر تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہر تکبیر پر رفع الیدین کرنا یہ مستحب ہے، بہتر رفع الیدین کرنا ہی ہے۔

۲- نیت دل کے ارادے کا نام ہے جنازہ گاہ، عیدگاہ یا مسجد میں میت کے ساتھ آنا یہی نیت ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنا نیت نہیں کہلاتا ہے بلکہ اسے دعا کہتے ہیں اور دعا جنازے میں تیسری تکبیر کے بعد پڑھی جاتی ہے شروع میں نہیں پڑھی جاتی ہے۔ جنازہ گاہ، عیدگاہ یا مسجد میں آنا یہی نیت ہے زبان سے الفاظ ادا کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ آسان الفاظ میں اس طرح سمجھ لیں کہ جب ایک بندہ مسجد میں نماز مثلا ظہر نماز پڑھنے کے لئے آتا ہے تو سب سے پہلے وہ چار رکعت سنت پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے یہ کھڑا ہونا ہی اسکی نیت ہے، یا اسی طرح جب فرض نماز کے لئے صف میں کھڑا ہوتا ہے، یہ صف میں کھڑا ہونا یہی نیت ہے کہ مجھے اب فرض پڑھنا ہے۔ یا اسی طرح کوئی وضوء کرنے کے لئے واش روم جاتا ہے تو یہ واش روم جانا ہی نیت ہے، زبان سے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی قسم کے الفاظ کا ادا کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔

ایک وضاحت وہ یہ ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھنے والی روایت شاذ ہے:

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ اور کوئی سورت یا چند آیات کا پڑھنا صحیح اور درست طریقہ نہیں ہے، اس بارے میں وارد شدہ روایت شاذ (ضعیف) ہے، سنن نسائی (حدیث نمبر ۱۹۸٦) میں حدیث طلحۃ بن عبد اللہ ہے، جسے ابراھیم بن سعد اپنے باپ سعد عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف قال "صلّیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وجھر حتی أسمعنا۔۔۔"، روایت کرتے ہیں، اس روایت میں "وسورۃ" کا اضافہ ہے، جسے ابراھیم بن سعد نے اپنے باپ (سعد) سے روایت کیا ہے اور ابراھیم اپنے باپ سعد سے اس اضافت (وسورۃ) کو روایت کرنے میں منفرد ہے، جبکہ ابراھیم سے درجے میں بڑے علم کے دو پہاڑ امام شعبہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ ابراھیم کے باپ سعد سے یہی روایت بغیر اضافت (وسورۃ) کے روایت کرتے ہیں، شعبہ کی روایت صحیح بخاری (حدیث نمبر ۱۳۳۵) میں ہے اور سفیان ثوری کی روایت سنن ابی داوود (حدیث نمبر ۳۱۹۸) اور جامع الترمذی (حدیث نمبر ۱۰۲۷) میں ہے، اور اسی طرح ابراھیم بن سعد کی اکثر روایات میں بھی (وسورۃ) کا اضافہ نہیں ہے، جسے یہ پتا چلتا ہے کہ محفوظ روایت شعبہ اور سفیان ثوری کی روایت ہے، اور امام بیہقی بھی سنن کبری (حدیث ٦٥٦٨) میں حدیث طلحہ بن عبد اللہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ سورت والی روایت محفوظ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت المنتقی لابن الجارود (حدیث نمبر ٥٣٦) میں زید بن طلحۃ کی ہے جسے محمد بن یوسف الفریابی، سفیان الثوری عن زید بن طلحۃ التیمی عن ابن عباس "أنہ قرأ علی جنازۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ وجھر بالقراءۃ---"، کے طریق سے روایت کرتے ہیں اور اسمیں بھی "وسورۃ" کا اضافہ ہے، اور زید بن طلحۃ کی یہی روایت مصنف ابن ابی شیبۃ (حدیث نمبر١١٤٠٢) میں بھی ہے جسے وکیع، سفیان عن زید بن طلحۃ عن ابن عباس کے طریق سے (وسورۃ) اضافت کے بغیر ہی روایت کرتے ہیں، دیکھیں محمد بن یوسف فریابی کی روایت میں "وسورۃ" کا اضافہ ہے جبکہ وکیع کی روایت میں "وسورۃ" کا اضافہ نہیں ہے، محمد بن یوسف فریابی اور وکیع دونوں ثقہ راوی ہیں، لیکن محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری کی روایت میں کبھی کبھار خطا کرجاتے ہیں جیسے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تقریب التھذیب میں محمد بن یوسف فریابی کے متعلق فرماتے ہیں "ثقۃ فاضل، یقال أخطأ فی شیء من حدیث سفیان"۔ لہذا محمد بن یوسف فریابی کا "وسورۃ" کی اضافت تب تک قابل قبول نہیں ہے جب تک نہ اسکی متابعت امام وکیع کرے، اور وکیع اضافت (وسورۃ) کے بغیر ہی یہ روایت ذکر کرتے ہیں، جسے یہ پتا چلتا ہے کہ سفیان ثوری سے محفوظ روایت وکیع کی روایت ہے، اور اسمیں سفیان ثوری کی متابعت سعید بن ابی سعید المقبری بھی کرتے ہیں جو (الزیادات علی کتاب المزنی ابی بکر النیسابوری حدیث نمبر ١٥٤) میں ہے، سعید المقبری ثقہ راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ مجھ سے زید بن طلحۃ نے کہا کہ میں ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا تو ابن عباس نے جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی اور قرات میں جھر کیا، اسمیں سورہ فاتحہ کے علاوہ اور کوئی سورت پڑھنے ذکر نہیں کیا۔ خلاصہ یہ کہ جنازہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ اور کوئی سورت پڑھنے والی روایت شاذ ہے جو کہ ضعیف کے حکم میں ہے، اور امام بیھقی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے، اور مناسب بھی یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ اور کوئی سورت نہ پڑھی جائے، کیونکہ جنازہ میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اسے امام اور مقتدی دونوں کو پڑھنا ہے جبکہ قرات میں مقتدی کو سوائے سورہ فاتحہ کے قرات خاموشی سے سننے کا حکم ہے، لہذا جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پر ہی اکتفا کرنا صحیح اور درست طریقہ معلوم ہوتا ہے، سورہ فاتحہ کے بعد دوسری تکبیر پڑھ کر درود پڑھے پھر تیسری تکبیر پڑھ کر میت کے لئے خالص دعا کرے اور پھر چوتھی تکبیر پڑھے اور سلام پھیرے۔

ھذا ماعندی واللہ اعلم باالصواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

الحمد لله بنعمته تتم الصالحات، أمابعد:

مندرجہ ذیل سطور میں سابقہ بحث کا ایک مختصر سا خلاصہ پیش کیا جائیگا تاکہ قارئین کے ذہن میں نمازجنازہ پڑھنے کے متعلق ایک خلاصہ رہے:

١_ نمازجنازہ کا بلند آواز سے پڑھنا احادیث اور صحابہ کرام کی روشنی میں ایک ثابت شدہ عمل ہے.

٢_ نمازجنازہ کا بلند آواز سے پڑھنا مرفوع اور صحیح احادیث سے ثابت ہے، اس بارے میں عوف بن مالک، واثلہ بن الأسقع اور ابن عباس والی روایات قابل ذکر ہیں. یہ ساری مرفوع حدیثیں صحیح سند سے مروی ہیں جبکہ عوف بن مالک اور ابن عباس کی روایت صحیحین میں ہیں.

٣_ نمازجنازہ کا بلند آواز سے پڑھنا صحابہ کرام سے بھی ثابت شدہ عمل ہے. اس بارے میں ابن عباس، سہل بن حنیف اور مسور بن مخرمہ کا عمل قابل ذکر ہیں، جوکہ صحیح سند سے مروی ہیں. اور عبد اللہ بن عباس سے اس عمل کو تین تابعی روایت کرتے ہیں.

٤_ بعض شارحین حدیث بھی اس بات کی طرف گئے کہ نماز جنازہ کا بلند آواز سے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے، بعض نے یہاں تک کہہ دیا کہ نسائی روایت جس میں "حتی أسمعنا" ہمیں پیچھے سنائی دیا کے الفاظ ہیں صریح روایت ہے، اور اس سے صریح واثلہ بن الأسقع کی روایت ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵_ اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ نماز جنازہ کا بلند آواز سے پڑھنا تعلیم دینے کی غرض سے تھا تو اس زمانے میں صحابہ کرام کے مقابلے میں اسکی زیادہ اور اشد ضرورت ہے.

٦_ نماز جنازہ کا بلند آواز سے نہ پڑھنے والوں کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے سوائے تاویل کے.

٧_ نماز جنازہ کا دونوں طرح سے پڑھنا جائز ہے.

٨_ اگر جنازہ کے مسائل سے سب واقف ہیں تو پھر آہستہ سے ہی پڑھنا بہتر ہے. اور اگر ناواقف ہیں (ویسے تو آج صحابہ کے مقابلے میں زیادہ ہی ناواقفیت ہے) تو پھر بلند آواز سے پڑھنے میں ہی زیادہ مصلحت ہے تاکہ ان لوگوں کے قول پر بھی عمل ہوجائے جو کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس یا دوسرے صحابہ کا بلند آواز سے پڑھنا تعلیم دینے کی غرض سے تھا.

٩_ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ اور کوئی سورت یا چند آیات کا پڑھنا صحیح اور درست طریقہ نہیں ہے، اس بارے میں وارد شدہ روایت شاذ (ضعیف) ہے.

وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد، وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، ومن تبع ہداہ الی یوم الدین.

أبو عائش جلال الدین بہرو الجابناروی المدنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "